Day: Date:

اسلامیات

اسائنمنٹ نمبر ۳

صائمہ رحمٰن RWP-08-7.3

حضرت محمدؐ بطورِ امن کے پیغمبر

تعارف :-

اگر حضرت محمدؐ کی 63 برس کی زندگی کا تجزیہ کیا جائے تو اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ آپؐ امن و سلامتی کو جنگ پر ترجیح دیتے تھے اور امن و اخوت کے داعی تھے۔ آپؐ نے جنگ کی صورتحال بنانے والے عوامل کو پہلے سے ہی باہمی مشاورت اور سفارت کاری کے ذریعے حل کرنے کی کوشش کی اور جب جنگ ناگزیر بھی ہو گئی تو کم سے کم نقصان کی کوشش کی۔ حضرت محمدؐ کی سیرت کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپؐ نے نبوت سے قبل بھی بہت سے موقعوں پر جنگ رکوائی اور صلح کروائی اور نبوت کے بعد بھی اور ریاستِ مدینہ کو اک امن پسند ریاست کے طور پر ملا قائم کیا۔

سورۃ الانبیاء میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعلمین

اور ہم نے آپؐ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

Scanned with CamScanner

Day: Date:

آپ ﷺ کی رحمت کا دائرہ کار عام بنی نوع انسان (مسلمان اور کفار) اور جانوروں تک بھی وسیع تھا۔

قبلِ بعثت - بحیثیتِ پیغمبرِ امن

حضرت محمد ﷺ قبلِ بعثت عرب کی تاریکیوں میں امن کا چراغ جلانے کی کوشش کرتے تھے، تاکہ امن و سلامتی کا معاشرہ قائم کیا جا سکے۔

حلف الفضول

Use specific and self explanatory subheadings

حضرت محمد ﷺ کی بعثت سے پہلے ایک یمنی تاجر زبید اور العاص ابن وائل السہمی کے مابین ایک تجارتی معاہدہ ہوا، جس میں زبید کی مکہ میں کمزور حمایت دیکھ کر العاص نے اسے ادائیگی کم کی۔ زبید کی اپیل پر حضرت ابو طالب نے اسے بقایا رقم ادا کی۔ اس طرح کے کسی بھی واقعہ کو آئندہ روکنے کے لیے حضرت محمد ﷺ کی مکہ کے تمام سرداروں کو راضی کر کے ایک معاہدہ کیا جسے "حلف الفضول" کہا جاتا ہے۔ اس پرامن معاشرتی انجمن میں بنو ہاشم، بنو عبد المطلب، بنو اسد، بنو زہرہ اور بنو تمیم شامل تھے۔ معاہدے/انجمن کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ ظالم کی دسترس سے کمزور کو محفوظ رکھا جائے۔ اس کی اہم شقیں یہ تھیں کہ ملک سے بدامنی کو دور کریں گے، مسافروں کی حفاظت کریں گے، غریبوں کی امداد کیا کریں گے اور زبردستوں کو ظلم سے روکیں گے۔

Scanned with CamScanner

حربِ الفجار ۔ توہین آمیز جنگیں

حضرت محمد ﷺ کا مختلف گروہوں میں تنازعات کو حل کرنے میں کردار مثالی تھا۔ جیسا کہ جب کچھ وجوہات کی بنا پر قریش مکہ اور ہوازن کے درمیان تنازعات بڑھ گئے اور نوبت یہاں تک آگئی کی چار سالوں کے اندر وہ آٹھ دفعہ جنگ کر بیٹھے، تو آپ ﷺ نے مداخلت کی۔ آپ ﷺ کی کوششوں سے دونوں قبائل کے مابین تنازعات ختم ہوئے اور صلح ہوئی۔

حجرِ اسود کی تنصیب میں سرداروں کے درمیان مصالحت

جب کعبہ میں حجرِ اسود کی ازسرِنو تنصیب کا موقع آیا تو ہر خاندان یہ چاہتا تھا کہ یہ سعادت اس کو ملے۔ موقع کی نزاکت کو مدِنظر رکھتے ہوئے حضرت محمد ﷺ نے تجویز دی کہ حجرِ اسود کو اک چادر میں رکھ دیا جائے اور اس چادر کو سب سردار مل کر اٹھا لیں۔ اس تجویز کو سب نے پسند کیا اور اس پر عمل سے بہت سے خاندان باہمی رنجش سے بچ گئے۔

نبوت کے بعد بحیثیتِ پیغمبرِ امن

حضرت محمد ﷺ کی بدولت انسانوں کو "اسلام" بطورِ نعمت ملا، جس کا مطلب ہے "امن و سلامتی"۔ اسی لیے آپ ﷺ

Scanned with CamScanner

Day: Date:

نے ہمیشہ محبت سے رہنے کی اور اک دوسرے کے ساتھ بہترین سلوک کی تلقین کی۔ حافظ کریم داد چغتائی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا:

"مومن وہ ہے جس کے شر سے لوگ محفوظ رہیں۔"

نسلی گروہ بندی کا خاتمہ

Minimum description under a heading should be 5 lines and then add references

مکہ میں نسل کی بنیاد پر جنگ و جدل عام تھا۔ نسلی برتری کے سراب کے خاتمے کے لیے آپؐ نے فرمایا:

"کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔"

مذہبی جنون اور انتہا پسندی کا خاتمہ

مذہبیت کے جنون میں بہت نازک لمحات ہوتے ہیں جہاں باہمی جھگڑے، فسادات اور قتل و غارت آناً فاناً ہوتے ہیں۔ اس لیے ایسے موم… ریاست… کی گئی کہ زبردستی کسی کو دین میں داخل کرنے کی کوشش نہ کی جائے اور دوسروں کے مذاہب کو برا بھلا نہ کہا جائے۔ سورۃ الانعام میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

Day: Date:

"تم دوسروں کے دیوی دیوتاؤں اور اکابرین مذہب کو برا مت کہو"۔

Try to add the Arabic of quranic ayats

مکہ میں پرامن تبلیغ

حضرت محمدؐ نے مکہ میں پرامن تبلیغ کی اور لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا۔ کفار کے تمام تر ظلم و ستم کو برداشت کیا اور اس وقت بھی جنگ کا راستہ نہ اپنایا جب وہ آپؐ کی جان کے دشمن ہو گئے۔ جب حالات برداشت سے باہر ہو گئے تو آپؐ نے مسلمانوں کو ہجرتِ حبشہ اور بعد میں ہجرتِ مدینہ کا حکم دیا مگر کسی فساد میں ملوث نہ ہوئے۔

شعب ابی طالب - صبر اور سمجھوتہ

اسلام کے ابتدائی دور میں حضرت محمدؐ اور آپؐ کے پیروکاروں کو شعبِ ابی طالب تک محصور کر دیا گیا اور سماجی بائیکاٹ کیا گیا۔ یہ سلسلہ تین سال تک جاری رہا، بنو ہاشم نے صبر اور سمجھوتے سے کام لیا مگر انتشار اور جنگ سے اجتناب کیا۔

طائف کے ظالموں سے درگزر

حضرت محمدؐ جب طائف کی وادی میں اللہ کا پیغام لے کر گئے تو وہاں کے ظالموں نے نہ صرف اس پیغام کو ٹھکرایا بلکہ کچھ

Scanned with CamScanner

Day: Date:

اوباش لڑکوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا جنہوں نے آپ پر اتنے پتھر برسائے کہ آپ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے لہولہان ہو کر گر گئے اور زید بن حارثہ آپ کو اٹھا کر دعا کرتے ہوئے عتبہ کے باغ میں جا چھپے۔ عتبہ جو اگرچہ آپ کا جانی دشمن تھا مگر آپ کی حالت دیکھ کر اسے بھی رحم آگیا۔ اہلِ طائف کے اس ظلم کے باوجود جب حضرت جبرائیل ع پہاڑوں کے فرشتے کو لے کر حاضر ہوئے کہ اگر آپ حکم دیں تو ان طائف والوں پر دونوں پہاڑ ملا کر انہیں کچل دیں تو آپ نے درگزر سے کام لیا اور فرمایا

"میں اللہ سے اسکی امید رکھتا ہوں کہ اگر یہ مسلمان نہیں ہوئے تو ان کی اولاد میں سے ایسے لوگ پیدا ہوں جو اللہ کی پرستش کریں اور اس کی عبادت کریں۔"

ریاستِ مدینہ میں بحیثیتِ پیغمبرِ امن

جب مسلمان کفارِ مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آکر مدینہ میں جا بسے اور وہاں اک مسلم ریاست قائم کی تو وہاں دو مسلمان قبائل آباد تھے اوس اور خزرج جن میں اکثر تنازعات چلتے رہتے تھے تو آپ نے ان دونوں میں صلح کروا کر امن و امان کی فضا قائم کی۔

میثاقِ مدینہ

اوس و خزرج کی صلح بعد مدینہ میں موجود یہود سے اک خطرہ لاحق

تھا تو کسی بھی وقت لڑ جھگڑ کر امن کی فضا خراب کر سکتا تھا۔ حضرت محمدؐ کی کوششوں سے مدینہ کے قبائل کے درمیان میثاقِ مدینہ پر رضامندی ہوئی۔

صلح حدیبیہ اور جنگ کی روک تھام

حضرت محمدؐ کی اولین کوشش رہی کہ جنگ سے بچا جائے اور آپؐ ہمیشہ جنگ پر مصالحت اور سمجھوتے کو ترجیح دیتے تھے۔ ڈاکٹر حمید اللہ کہتے ہیں کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا:

"جنگ کی تمنا مت کرو"

یہی وجہ ہے کہ آپؐ نے سخت شرائط کے باوجود صلح حدیبیہ کی شرائط کو مان لیا۔

باہمی محبت کو فروغ۔ مواخاتِ مدینہ

لڑائی جھگڑوں کی اک بنیادی وجہ باہمی نفرت، فرقہ واریت اور تفریق ہے۔ اسی لیے جب مہاجرین ہجرت کر کے مدینہ آئے تو آپؐ مہاجرین اور انصار کو بھائی بنا کر بھائی چارے کی جو مثال قائم کی وہ تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔

Scanned with CamScanner

Day: Date:

جنگیں محدود اور شدت میں کمی

حضرت محمدؐ نے جتنی بھی جنگیں لڑیں دفاع کے مقصد سے لڑیں اور ان میں جانی و مالی نقصان کو کم سے کم رکھا گیا۔

حافظ کریم داد اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ منٹگمری واٹ کے مطابق آپؐ نے 27 غزوات اور [illegible] سرایات میں شرکت کی۔ ان ۱۰۶ جنگوں میں کل 257 مسلمان شہید ہوئے اور 759 کفار جہنم واصل ہوئے تو گویہ 1058 اموات ہوئیں۔ آپؐ دوران جنگ فصلوں، مویشیوں، بچوں، عورتوں اور ان مردوں کو نقصان پہنچانے سے منع فرماتے تھے جو (جو جنگ میں شامل نہ ہوتے)

اس لیے یہ ۱۰۶ جنگیں تاریخ کی سب سے کم شدت والی جنگیں مانی جاتی ہیں۔

بادشاہوں کو خطوط

آپؐ نے ریاستِ مدینہ کے سربراہ کے طور پر بہت سارے ممالک کے بادشاہوں کو خطوط لکھے۔ اس طرح سفارت کاری کے ذریعے سے جنگ سے بچاؤ ممکن ہوا۔ جیسے کہ شہنشاہِ ایران اور قیصرِ روم کو خط لکھ کر امن اور اسلام کی دعوت دی۔

Scanned with CamScanner

Day: Date:

فتح مکہ - عام معافی کا دن - امن پسند جنگ

فتح مکہ سے قبل، وہاں کے قبائل نے مسلمانوں کو بہت اذیت دی، آئے روز جنگ کی منصوبہ بندی کرتے رہتے۔ لیکن فتح مکہ کے موقع پر آپؐ نے کسی سے بدلہ نہیں لیا اور ایک بھی قطرہ خون بہا کے بغیر مکہ فتح ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا:

"آج کے دن تم پر کوئی باز پرس نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔"

یہ دنیا کی سب سے امن پسند جنگ تھی جس کی مثال اور کہیں نہیں ملتی۔ اسے لیے قرآن نے اسے "فتح مبین" قرار دیا۔

جاہلیت کے تمام خون معاف - حجۃ الوداع

حجۃ الوداع کے موقع پر آپؐ نے فرمایا

"لوگو! میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ بن جانا۔"

حافظ کریم داد لکھتے ہیں کہ آپؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

"جاہلیت کے تمام خون باطل کیے گئے اور سب

Scanned with CamScanner

سے پہلے میں اپنے خاندان کی طرف سے ربیعہ بن الحارث کا خون باطل (معاف) کرتا ہوں۔"

اس طرح نسل در نسل چلنے والا دشمنیوں کا سلسلہ اختتام کو پہنچا۔

خلاصہ

حضرت محمدؐ کی سیرتِ طیبہ کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپؐ امن کے پیغمبر اور داعی تھے۔ آپؐ نے نبوت سے قبل بھی عرب کی تاریکیوں میں امن کی شمع جلانے کی کوششیں کی اور نبوت کے بعد بھی مکہ میں ہونے والے تمام مظالم سہہ کر بھی جنگ سے اجتناب کیا۔ ریاستِ مدینہ کے قیام کے بعد جب جنگ ناگزیر ہو گئی تو بھی اس بات کا اہتمام کیا گیا کہ جنگ کو محدود اور جانی و مالی نقصان کو کم رکھا جائے۔ آپؐ نے بہت سے معاہدے اور اقدامات کیے تاکہ جنگ کی صورتحال تک پہنچنے سے بچا جا سکے۔ آپؐ نے امن کو بسر کیا اور امن قائم رکھنے کا ہی حکم دیا۔ "حلف الفضول" کے بارے میں آپؐ نے ارشاد فرمایا تھا کہ

"اس معاہدے کے بدلے مجھے سرخ اونٹ دیے جاتے تو بھی میں نہ لیتا اور آج اس قسم کا کوئی معاہدہ ہو تو میں شرکت کے لیے تیار ہوں۔"

Scanned with CamScanner